International Research Journal of Arabic and Islamic Studies, Vol.:04, Issue: 02, July-Sep 2024
pp:133 - 154

OPEN ACCESS
IRJAIS
ISSN (Online): 2789-4010
ISSN (Print): 2789-4002
www. irjais.com

قرآن میں موجود آیاتِ ترغیب وترہیب کا تحقیقی جائزہ

A Research Analysis of the Verses of Targheeb and Tarheeb in the Qur'an

Shahina Imran
Associate Prof. Govt Graduate College for Women Sahiwal
Email shahinaimran12@gmail.com
Hafiz Muhammad Hasnain Asadi
Lecturer Palm Tree International Collegiate Qasba Gujrat Muzaffargarh Punjab Pakistan
Email: muhammadhasnain5879@gmail.com
Dr. Allah Ditta
Assistant Professor/HOD Islamic Studies Department FG Degree College (W) Multan Cantt Email profabughufran475@gmail.com

Abstract

This scholarly paper investigates aboutn the dynamics of Targheeb (encouragement) and Tarheeb (deterrence) verses in the Qur'an, illuminating their reciprocal relationship and impact on Muslim thought. Through a nuanced examination of semantic tones, rhetorical strategies, and contextual frameworks, this research distills the essence of these verses. The study reveals the Qur'an's pedagogical approach, balancing promises of divine mercy with cautionary warnings, guiding believers toward righteous and virtuous living. This investigation contributes to a deeper understanding of Islamic shariah, inviting readers to contemplate the transformative power of the Qur'an.

Keywords: Verses, Qur'an, Incitement, Incitement, Asraf al-Makhaluqat, Evil, Goodness, Promise, Good News.

تمہید

اللہ تعالیٰ نے انسان کو اشرف المخلوقات بنایا، اس کے ساتھ ساتھ عقل سے بھی نوازا ہے عقل دینے کے بعد انسان کو دو راستے بتائے ان میں سے ایک راستہ نیکی کا دوسرا گناہ کا قرآن مجید میں اللہ پاک فرماتا ہے: کہ ہم نے (انسان) کو دو راستے دکھائے۔ اب اس آیت میں دو راستوں کا ذکر ہے۔ راستوں سے مراد ایک نیکی کا راستہ دوسرا برائی کا راستہ۔ اب انسان کی مرضی وہ کس طرف جاتا ہے، ان دو راستوں کے لیے خوف اور امید کا پہلو سامنے پیش کیا تا کہ انسان خوف کو سامنے رکھ کر برائی سے بچتا رہے اور امید کا پہلو مد نظر رکھ کر نیکی کی طرف رغبت رکھے۔ اگر نبی کریم ﷺ کی زندگی کا مطالعہ کیا جائے تو

CC BY

آپ ﷺ نے 23 سال کے عرصے میں بشیر ونذیر کی حیثیت سے احکام باری تعالیٰ کی بجا آوری پر ثواب کی نوید سنائی اور نافرمانی پر گرفت وعذاب کی وعید سنائی۔ ترغیب وترہیب انسان کی روحانی زندگی کو بچانے کی کامیاب ترین تدبیر ہے جس سے دل نور ایمان سے منور ہو جاتا ہے اور زندگی اعمال صالحہ کی تابانی سے روشن ہو جاتی ہے۔ فرمان باری تعالیٰ ہے: اور پیغمبروں کو ہم صرف اس لیے بھیجتے ہیں کہ وہ اہل ایمان کو نعمتوں کی بشارت دیں اور نافرمانوں کو عذاب سے ڈرائیں۔ اگر قرآن مجید کا بغور مطالعہ کیا جائے تو قرآن مجید میں کثرت کے ساتھ ترغیب وترہیب کو بیان کی گیا ہے۔ قرآن میں نیک اعمال پر انعامات اور اجر کا ذکر کیا ہے۔ اور برائی پر سزا اور سخت وعید بیان کی گئی ہے۔

ترغیب کا لغوی واصطلاحی مفہوم

ترغیب کا لفظ باب تفعیل سے ہے۔ ترغیب کا لغوی معنی کسی چیز کی رغبت کرنا حرص کرنا، یا کسی چیز کی امید دلانا۔

امام راغب اصفہانی نے رَغِبَ کے مختلف معانی نقل کیے ہیں:

(1) اَلرَّغْبَۃُ۔ اَلسَّعْۃُ فِیْ الشَّئی اس کا اصل معنی کسی چیز میں وسعت کے ہیں، کہا جاتا ہے رَغُبَ الشَّئ کسی چیز کا وسیع ہونا یہ بضم الغین ہے۔[1] کشادہ ہونا، وسیع ہونا، بڑا ہونا، عربی محاورہ ہے۔ "حوضٌ رغیبٌ" کشادہ حوض کے لیے لفظ رغیب استعمال ہوا ہے۔

(2) رَغِبَ۔ یہ لفظ بھی استعمال ہوا ہے اس کا مطلب رغب فیہ کسی چیز میں رغبت کرنا، چاہنا، حرص کرنا، اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں ارشاد فرماتا ہے۔ "اِنَّا اِلَی اللہ رَاغِبُوْنَ"[2] ہم تو اللہ سے لو لگائے بیٹھے ہیں۔

ترغیب کا اصطلاحی مفہوم:

ترغیب دعوت کا وہ طریقہ ہے جس میں مستقبل یا فوری وعدے شامل ہوں اور اللہ کی رضا کی خاطر مدعوین کو عمل کا شوق دلانا ترغیب کہلاتا ہے۔[3]

علامہ عبد الکریم زیدان نے ترغیب کی تعریف میں لکھا ہے:

> "ترغیب وہ طریقہ ہے جس میں ترغیب کے ساتھ ہر اس چیز کا ارادہ کرتے ہیں جو شوق دلائے مدعو کو استجابت کی طرف اور حق کو قبول کرنے کی طرف اور اس پر ثابت قدم رکھے۔"[4]

علامہ عبد الرحمٰن النحلاوی نے اس کی تعریف میں لکھا ہے:

> ترغیب کا مطلب اپنے ساتھی کو مصلحت پر یا کسی چیز کی لذت پر یا آنے والے نفع پر مائل کرنے اور ابھارنے کا وعدہ کرنا، دنیاوی ونفسانی خواہشات سے خالص کرتے ہوئے، اور عمل صالح کو قائم کرنا یا نقصان دہ لذت سے روکنا یا برے عمل سے روکنا اللہ کی رضا چاہتے ہوئے ترغیب کہلاتا ہے۔[5]

علامہ ابو الولید الباجی ترغیب کے معنی کی وضاحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

ترغیب کا معنی جہاد کے بارے میں اعلان کرنا ہے اس کے ثواب کے عظیم ہونے کے اور اجر زیادہ ہونے کے تاکہ لوگ رغبت کریں ترغیب کہلاتا ہے۔[6]

علامہ ابو القاسم اصبہانی نے ترغیب کا مفہوم کچھ یوں بیان کیا ہے:

"نیک کاموں پر ابھارنا اور سنت و فرائض کے ثواب کو بیان کر کے رغبت دلانا"۔[7]

ترہیب کا لغوی و اصطلاحی مفہوم

ترہیب کا لفظ باب تفعیل سے ہے ترہیب کا معنی کسی چیز سے ڈرانا، خوف دلانا ہے، دہشت زدہ کرنا ہے۔

ترہیب کا اصطلاحی مفہوم:

کسی گناہ کا ارتکاب یا کسی فرض میں کوتاہی کے نتیجے میں ہونے والی دھمکی اور عذاب کی وعید یا عظمت الہی کی صفات بیان کر کے سننے والوں کے دلوں میں خوف پیدا کرنا ترہیب کہلاتا ہے۔

ڈاکٹر عبد الکریم زیدان نے ترہیب کی تعریف یوں بیان کی ہے:

"ہر وہ فرمان جو مدعو (جسے دعوت دی جا رہی ہے) کو خوف دلائے، اور اسے نافرمانی، حق میں رفض واقع کرنے اور اسے قبول کرنے کے بعد اس پر عدم ثبات سے بچائے۔"[8]

علامہ عبد الرحمن النحلاوی ترہیب کے بارے میں فرماتے ہیں:

"(ترہیب) وعید اور سزا کا خوف دلانے کو کہتے ہیں جو کہ گناہ کمانے پر واقع ہو گی یا جس سے اللہ نے منع فرمایا اس میں نافرمانی سے یا جس کے کرنے کا اللہ نے حکم فرمایا اس میں سستی کرنے سے جو سزا لازم آتی ہے۔ یا اللہ سے ڈرانا کہ اس کا مقصد بندوں کو خوف دلانا ہو اور اس کی صفات جبروت میں سے کسی صفت اور عظمت الہیہ کا اظہار ہو۔ تاکہ وہ بے حیائیوں اور نافرمانیوں کے ارتکاب سے ہمیشہ بچے رہیں۔"[9]

قرآن میں لفظ رھب کا استعمال:

قرآن میں لفظ رھب بہت جگہ پہ استعمال ہوا ہے۔ ان میں چند درج ذیل ہیں:

1۔ "وَ اِيَّایَ فَارْهَبُوْنَ" اور خاص مجھ ہی سے ڈرو۔[10]

2۔ "وَاسْتَرْهَبُوْهُمْ وَجَا ؤوا بِسِحْرٍ عَظِيْمٍ"[11] اور انکو دہشت میں ڈال دیا اور جادو بڑا جادو لائے۔

3۔ "وَاضْمُمْ اِلَيْکَ جَنَاحَکَ مِنَ الرَّهْبِ"[12] خوف سے بچنے کے لیے اپنے بازو سکیڑ لو۔

4۔ "تُرْهِبُوْنَ بِهٖ عَدُوَّ اللهِ وَ عَدُوَّكُمْ۔"[13] ان کے دلوں میں دھاک بٹھاؤ جو اللہ کے دشمن اور تمھارے دشمن ہیں۔

5۔"لَاَنْتُمْ اَشَدُّ رَهْبَةً"[14] تمہاری ہیبت تو(ان کے دلوں میں اللہ تعالیٰ سے) بڑھ کر ہے۔

6۔"ذٰلِکَ بِاَنَّ مِنْهُمْ قِسِّيْسِيْنَ وَرُهْبَانًا وَّ اَنَّهُمْ لَا يَسْتَكْبِرُوْنَ"[15]۔ یہ اس لیے کہ ان میں عالم اور درویش ہیں اور یہ غرور نہیں کرتے

ترغیب وترہیب کی اہمیت

ہر مسلمان کے ایمان کی سلامتی اور حفاظت اور آخرت کی راستگاری کے لیے ترغیب وترہیب یعنی رجاء وخوف اتنے ہی ضروری ہیں کہ جتنے کسی پرندے کے لیے دو صحیح و سالم پروں کا ہونا از بس ضروری ہے جب تک دونوں پر برابر قائم ہیں پرواز صحیح رہتی ہے۔ اگر کسی میں نقص پیدا ہو جائے تو پرواز درست نہیں رہتی۔ اگر دونوں پر کھو جائیں تو پرندہ جلد جان ہار جاتا ہے۔ اسی طرح ایک مسلمان کے لیے ضروری ہے کہ رحمت الٰہی کا ہر چند امیدوار رہتے ہوئے اللہ قہار کے عذاب سے خائف یعنی لرزاں اور ترساں رہے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ کی رحمت سے مایوس ہونا اور عذاب الٰہی سے بے خوف ہونا دونوں انسان کو ملت اسلامیہ سے خارج کر دیتا ہے۔ لہٰذا ایک مسلمان کے لیے راہ صواب ان دونوں کے بین بین ہے۔ پس ہر مسلمان کے لیے ضروری ہے کہ اللہ تعالیٰ کی بے پایاں رحمت کا امیدوار رہے اور اس کے عذاب سے خائف اور ڈرتا رہے اللہ تعالیٰ کی رحمت کا طالب ہونے کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی فرمانبرداری کے کام کرتا رہے اور اس پر ثواب کا امیدوار رہے یا پھر گناہ کے بعد تائب ہو کر مغفرت کا امیدوار رہے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے

"اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَ الَّذِيْنَ هَاجَرُوْا وَ جٰهَدُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اُولٰٓئِكَ يَرْجُوْنَ رَحْمَتَ اللّٰهِ وَ اللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ"[16]

وہ جو ایمان لائے اور وہ جنہوں نے اللہ کے لیے اپنے گھر بار چھوڑے اور اللہ کی راہ میں لڑے وہ رحمتِ الٰہی کے امیدوار ہیں اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔

صحیح معنی میں اللہ کے عذاب سے خائف سے ہونے کا مطلب یہ ہے کہ محرمات الٰہی سے حتی المقدور اجتناب کیا جائے۔ محرمات کا بھی ارتکاب کرتا رہے اور اللہ کی رحمت کی آس بھی لگائے رکھے نیک عمل کی فکر بھی نہ کرے تو ایسا شخص مغرور ہے اور جھوٹی آرزو پالے ہوئے ہے۔ اس گفتگو سے ثابت ہوا کہ ترغیب وترہیب(رجاء وخوف) دونوں مسلمان کے حق میں اوصاف مدح ہیں۔ اس موضوع کی اہمیت وافادیت کے لیے کیا یہ کم ہے کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن کے متعدد مقامات پر ترغیب و ترہیب کے مفید ترین موضوع کو مختلف اسالیب میں مسلمانوں کے لیے بیان فرمایا۔ چنانچہ ان دونوں مطلوب وصفوں کے مضمون قرآن کے متعدد مقامات پر بیان کر کے انکی اہمیت وافادیت واضح فرمادی۔

قرآن کی روشنی میں اہمیت:

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

" اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ يَبْتَغُوْنَ اِلٰى رَبِّهِمُ الْوَسِيْلَةَ اَيُّهُمْ اَقْرَبُ وَ يَرْجُوْنَ رَحْمَتَهٗ وَ يَخَافُوْنَ عَذَابَهٗ اِنَّ عَذَابَ رَبِّكَ كَانَ مَحْذُوْرًا" ۔[17]

وہ مقبول بندے جنہیں یہ کافر پوجتے ہیں وہ آپ ہی اپنے رب کی طرف وسیلہ ڈھونڈتے ہیں کہ ان میں کون زیادہ مقرب ہے اس کی رحمت کی امید رکھتے اور اس کے عذاب سے ڈرتے ہیں بے شک تمہارے رب کا عذاب ڈر کی چیز ہے۔

"تَتَجَافٰى جُنُوْبُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ يَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ خَوْفًا وَّ طَمَعًاوَّ مِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ"۔[18]

اُن کی کروٹیں جدا ہوتی ہیں خواب گاہوں سے اور اپنے رب کو پکارتے ہیں ڈرتے اور اُمید کرتے اور ہمارے دیئے ہوئے میں سے کچھ خیرات کرتے ہیں۔

"اَمَّنْ هُوَ قَانِتٌ اٰنَآءَ الَّيْلِ سَاجِدًا وَّ قَآئِمًا يَّحْذَرُ الْاٰخِرَةَ وَيَرْجُوْا رَحْمَةَ رَبِّهٖ"۔[19]

کیا وہ جسے فرمان برداری میں رات کی گھڑیاں گزریں سجود میں اور قیام میں آخرت سے ڈرتا اور اپنے رب کی رحمت کی آس لگائے کیا وہ نافرمانوں جیسا ہو جائے گا۔

ان کے علاوہ قرآن مجید میں متعدد مقامات پر ترغیب وترہیب کی اس مفید ترین مضمون کو ایک دوسرے کے مقابلے میں توازن قائم رکھنے کے لیے بیان کیا گیا چنانچہ فرمایا۔"نَبِّئْ عِبَادِيْ اَنِّيْ اَنَا الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ"۔[20](ترغیب کے پہلو پر زور دیتے ہوئے فرمایا) بتلادو میرے بندوں کو کہ بے شک میں بڑا بخشنے والا مہربان ہوں۔ پھر اس کے متصل حرف تاکید اَنَّ اور جملہ اسمیہ کے اسلوب میں آگاہ فرمایا۔"وَ اَنَّ عَذَابِيْ هُوَ الْعَذَابُ الْاَلِيْمُ".[21]

اور بلاشبہ میرا ہی عذاب دردناک عذاب ہے۔

ایک دوسرے مقام پہ فرمایا۔"وُجُوْهٌ يَّوْمَئِذٍ نَّاضِرَةٌ اِلٰى رَبِّهَا نَاظِرَةٌ "۔[22]اور بہت سے چہرے اس دن تروتازہ ہوں گے اپنے رب کو دیکھتے ہوں گے۔ پھر مقابلہ میں فرمایا:"وَ وُجُوْهٌ يَّوْمَئِذٍبَاسِرَةٌ ،تَظُنُّ اَنْ يُّفْعَلَ بِهَا فَاقِرَةٌ"۔[23]اور کچھ چہرے اس دن اداس ہوں گے۔ خیال کریں گے کہ ان پر مصیبت اترنے والی ہے۔ نیز فرمایا،" وُجُوْهٌ يَّوْمَئِذٍ مُّسْفِرَةٌضَاحِكَةٌمُّسْتَبْشِرَةٌ"۔[24] کتنے چہرے اس دن روشن ہوں گے خنداں اور شاداں ہوگے۔ مقابلے میں فرمایا۔"وَ وُجُوْهٌ يَّوْمَئِذٍعَلَيْهَا غَبَرَةٌ۔ تَرْهَقُهَا قَتَرَةٌ۔ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْكَفَرَةُ الْفَجَرَةُ"۔[25]اور کتنے چہرے ہوں گے اس دن جن پر گرد پڑ رہی ہو گی اور سیاہی چڑھ رہی ہو گی یہ کفار بدکار ہوں گے۔

قرآن مجید کی یہ آیات ترغیب وترہیب کے ایک دوسرے مقابلہ میں توازن قائم رکھنے کے لیے بیان کی گئی ہیں اس کے علاوہ ترغیب وترہیب کی آیات بہت زیادہ ہیں۔ دیکھنا یہ ہے کہ اس کو بیان کرنے کا مقصد کیا ہے۔

ترغیب وترہیب کی آیات بیان کرنے کا مقصد

انسان کو دنیا کے امتحان میں کامیابی سے ہمکناراور منزل مقصود تک پہنچنے کے دو ذریعے ہیں۔ ایک تو یہ انسان اپنے مولیٰ کی محبت و تعظیم کرتے ہوئے اور اسکی خوشنودی کے ذرائع اور اس کے انعامات کے وصول کی شرائط پورا کرتا ہوئے شاہرہ حیات پر گامزن رہے۔ اوراس کوشش پر اللہ تعالیٰ کی بارگاہ سے انعام پائے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے۔ **"وَمَنْ اَرَادَ الْاٰخِرَةَ وَسَعٰى لَهَا سَعْيَهَا وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَاُولٰٓئِكَ كَانَ سَعْيُهُمْ مَّشْكُوْرًا"**[26]۔

اور جو آخرت کا خواستگار ہو اور اس کی لائق کوشش کرے اور ہو ایمان والا تو انہیں کی کوشش ٹھکانے لگتی ہے۔

اور دوسرا یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے حضور پیش ہونے کا خوف اور اسکی سزا کا ڈر راہ راست سے بھٹکنے سے بچائے رکھتا ہے اور یہ بھی پالیتا ہے۔

ارشاد فرمایا: **"وَاَمَّا مَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهٖ وَنَهَى النَّفْسَ عَنِ الْهَوٰى ،فَاِنَّ الْجَنَّةَ هِيَ الْمَاْوٰى"**۔[27]

ترجمہ۔ اور وہ جو اپنے رب کے حضور کھڑے ہونے سے ڈرااور نفس کو خواہش سے روکا تو بے شک اس کا ٹھکانا جنّت ہی ہے۔

اور اگر لغزش ہو بھی جائے تو پکڑ کر لائے جانے سے پہلے ہی مالک کے حضور پیش ہو کر عفوودر گزر کا طالب ہو تا ہے اور اس کے سامان بخشش و رحمت میں پناہ لیتا ہے۔ ارشاد فرمایا: **"اِلَّا مَنْ ظَلَمَ ثُمَّ بَدَّلَ حُسْنًا بَعْدَ سُوْٓءٍ فَاِنِّيْ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ"**۔[28]

ہاں جو کوئی زیادتی کرے پھر برائی کے بعد بھلائی سے بدلے تو بے شک میں بخشنے والا مہربان ہوں۔

لیکن جن لوگوں کو اپنے مالک کی کچھ پرواہ ہے نہ راضی کرنے کا شوق اور اس کے حضور سرخرو ہونے اورانعام پانے کی رغبت، اور نہ اسکی ناراضگی کی فکر ہے اور نہ اسکی سزا کا کوئی خوف تو ایسے لوگوں پر حجت تمام ہوتی ہے تاکہ کوئی عذر باقی نہ رہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے۔ **"رُسُلًا مُّبَشِّرِيْنَ وَ مُنْذِرِيْنَ لِئَلَّا يَكُوْنَ لِلنَّاسِ عَلَى اللّٰهِ حُجَّةٌۢ بَعْدَ الرُّسُلِ۔ وَكَانَ اللّٰهُ عَزِيْزًا حَكِيْمًا"**۔[29] رسول خوشخبری دیتے اور ڈر سناتے کہ رسولوں کے بعد اللہ کے یہاں لوگوں کو کوئی عذر نہ رہے اور اللہ غالب حکمت والا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں پر حجت تمام کر دی اوران کا ہر عذر ختم کر دیا کہ وہ یہ نہیں کہہ سکیں گے کہ انہیں خبر دار کرنے اور صحیح راستہ بتانے کا کوئی اہتمام نہیں کیا گیا۔ چنانچہ انکی طرف رسول بھیجے گئے۔ جنہوں نے ان لوگوں کو خبر دار کرنے کے

لیے ہر انداز اختیار کیا۔ انہیں ترغیب بھی دی اور ترہیب بھی کی۔ لیکن یہ کسی طور نہیں مانے تو اب ان کے پاس کوئی جواز باقی نہیں رہا۔ اللہ تعالیٰ ان کے بارے میں فرماتا ہے۔

"اے جنوں اور آدمیوں کے گروہ کیا تمہارے پاس تم میں سے رسول نہ آئے تھے تم پر میری آیتیں پڑھتے اور تمہیں یہ دن دیکھنے سے ڈراتے کہیں گے ہم نے اپنی جانوں پر گواہی دی اور انہیں دنیا کی زندگی نے فریب دیا اور خود اپنی جانوں پر گواہی دیں گے کہ وہ کافر تھے، یہ اس لیے کہ تیرا رب بستیوں کو ظلم سے تباہ نہیں کرتا کہ اس کے لوگ بے خبر ہوں۔[30]

اور ایسے کو جنہیں بشارت و ترغیب راہ راست پر نہ لاسکے اور نہ نذارت ترہیب تو قرآن حکیم انہیں فاسق یعنی حد انسانیت سے نکل جانے والے، مجرم اور سب سے بڑے ظالم قرار دیتا ہے۔ چنانچہ ارشاد فرمایا:

"وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ ذُكِّرَ بِاٰيٰتِ رَبِّهٖ ثُمَّ اَعْرَضَ عَنْهَاؕ-اِنَّا مِنَ الْمُجْرِمِیْنَ مُنْتَقِمُوْنَ"۔[31]

اور اس سے بڑھ کر ظالم کون جسے اس کے رب کی آیتوں سے نصیحت کی گئی پھر اس نے اُن سے منہ پھیر لیا بے شک ہم مجرموں سے بدلہ لینے والے ہیں۔

ان تمام آیات سے واضح ہوا کہ ترغیب و ترہیب کی آیات کو بیان کرنے کا مقصد حجت کی تکمیل ہے تاکہ کوئی بندہ کل قیامت کے دن یہ عذر پیش نہ کرسکے کہ مجھے کسی نے بتایا نہیں۔ اللہ پاک نے اس عذر کو ختم کرنے کے لیے نبی و رسول مبعوث فرمائے اور ان پر صحائف اور کتابیں نازل فرمائیں اس لیے یہ ان کو تعلیم دیں اور ان کو مزکی و مصفیٰ یعنی تزکیہ نفس کرکے ان کو ستھرا کریں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

"رَبَّنَا وَ ابْعَثْ فِیْهِمْ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ یَتْلُوْا عَلَیْهِمْ اٰیٰتِكَ وَ یُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَ الْحِكْمَةَ وَ یُزَكِّیْهِمْؕ-اِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِیْزُ الْحَكِیْمُ"۔[32]

اے ہمارے رب بھیج ان میں ایک رسول انہیں میں سے کہ ان پر تیری آیتیں تلاوت فرمائے اور انہیں تیری کتاب اور پختہ علم سکھائے اور انہیں خوب ستھرا فرمادے بے شک تو ہی ہے غالب حکمت والا ہے۔

حدیث کی روشنی میں اہمیت

ترغیب وترہیب (رجاء وخوف) کے توازن کو قائم رکھنے کے حوالے سے آقا کریم ﷺ نے فرمایا:

"فَلَو يَعلَمُ الكَافِرُ بِكُلِّ الَّذِى عِندَ اللّٰهِ مِنَ الرَّحمَةِ لَم يَيأَس مِنَ الجَنَّةِ ، وَلَو يَعلَمُ المُؤمِنُ بِكُلِّ الَّذِى عِندَ اللّٰهِ مِنَ العَذَابِ لَم يَأمَن مِنَ النَّار"۔[33]

لہٰذا اگر کوئی کافر اللہ کے پاس موجود اُس کی ساری رحمت کے بارے میں جان لے تو کبھی جنّت (کے حصول) سے مایوس نہ ہو، اور اگر کوئی مؤمن اللہ کے پاس جو عذاب ہیں اُن کے بارے میں جان لے تو کبھی خود کو جہنم سے محفوظ خیال نہ کرے۔

اور صحیح مسلم کی روایت کے الفاظ ہیں۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

لو يَعْلَمُ المُؤْمِنُ ما عِنْدَ اللهِ مِنَ العُقُوبَةِ، ما طَمِعَ بِجَنَّتِهِ أحَدٌ، ولو يَعْلَمُ الكافِرُ ما عِنْدَ اللهِ مِنَ الرَّحْمَةِ، ما قَنَطَ مِن جَنَّتِهِ أحَدٌ۔[34]

اگر مومن کو اللہ تعالی کے پاس موجود سزا کا پتا چل جائے تو کوئی بھی شخص جنت کی امید نہ رکھے نہ آرزو کرے، اور اگر کافر کو اللہ تعالیٰ کی رحمت کا پتہ چل جائے تو کوئی بھی شخص جنت سے مایوس نہ ہو۔

رسول کریم ﷺ کے اِن مذکورہ بالا فرامین کی روشنی میں یہ واضح ہوتا ہے کہ جس کسی کا دِل اُمید اور خوف میں سے کسی ایک جانب جھک گیا وہ درمیانی اور دُرست راہ سے ہٹ گیا۔ اوران احادیث کی منشا یہ ہے کہ اللہ کی رحمت اور اس کے عذاب کی کثرت کو ظاہر کرنا ہے تاکہ مومن اس کی رحمت پر اعتماد کر کے نہ بیٹھ جائے اور اس کے عذاب سے بے خوف نہ ہو جائے۔ اور کافر نا امید نہ ہو جائے اور توبہ کرنا نہ چھوڑے۔ اس لیے حدیث کا مفہوم ہے کہ "**اَلْاِیْمَانُ بَیْنَ الرَّجَاءِ وَالْخَوْفِ**"۔ کہ ایمان امید اور خوف کے درمیان ہے۔

خوف کے متعلق حدیث

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ایک آدمی اپنے اوپر (کثرتِ گناہ کی صورت میں) ظلم وزیادتی کرتا رہا، جب اس کی موت کا وقت آیا تو اس نے اپنے بیٹوں سے کہا: جب میں فوت ہو جاؤں تو مجھے اچھی طرح جلا دینا، پھر (میرے جلے ہوئے جسم کو) پیس دینا، میری راکھ ہوا میں اُڑا دینا، اللہ کی قسم! اگر میرے ربّ نے مجھے پکڑ لیا تو وہ مجھے ایسا عذاب دے گا کہ اس جیسا عذاب کبھی کسی کو نہ دیا ہو گا۔ جب وہ فوت ہو گیا تو اس کے ساتھ اُسی طرح کیا گیا(جس طرح اُس نے وصیت کی تھی)۔ اللہ تعالیٰ نے زمین کو حکم دیا: اپنے اندر موجود اس کے (بکھرے ہوئے) ذرّات جمع کر دے۔ اس نے ذرّات جمع کر دیئے تو وہ (پورے جسم کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے سامنے) کھڑا ہو گیا۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: تمہیں اس حرکت پر کس چیز نے آمادہ کیا تھا؟ اس نے عرض کیا: اے میرے رب! تیرے خوف نے۔ اللہ تعالیٰ نے اسے (قلبی خوف وخشیت کی وجہ سے) بخش دیا۔ اس حوالے سے بہت ساری احادیث موجود ہیں جس میں خشیت الٰہی کو بیان کیا گیا ہے۔"35

امید (رجاء) کے متعلق حدیث

"حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جب قیامت کے دن اللہ تعالی مخلوق کے فیصلہ سے فارغ ہوں گے تو دو آدمی رہ جائیں گے، اللہ تعالی ان دونوں کو جہنم جانے کا حکم دیں گے، ان میں سے ایک مڑ مڑ کر دیکھے گا، تو اللہ تعالی (فرشتوں سے) فرمائیں گے کہ اس کو واپس کر دو، تو فرشتے اس کو لوٹا دیں گے، تو اللہ تعالی اس سے فرمائیں گے تم نے کیوں مڑ کر دیکھا؟ وہ کہے گا کہ میں آپ سے جنت میں داخلہ کا امید وار تھا، تو اس کو جنت کا فیصلہ سنا دیا جائے گا، تو یہ شخص کہے گا کہ اللہ تعالی نے مجھے اتنا عطا کیا کہ اگر میں تمام اہلِ جنت کو کھلاؤں تو پھر بھی میرے پاس سے کچھ کم نہیں ہو گا، راوی کہتے ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ اس بات کا ذکر فرما رہے تھے تو آپ کے چہرہ سے خوشی ظاہر ہو رہی تھی۔ ان مذکورہ احادیث سے ثابت ہوا کہ رب کی رحمت بہانہ ڈھونڈتی ہے کہ کسی طریقے سے اپنے بندوں کی بخشش کروں اس حوالے سے بہت ساری احادیث ہیں لیکن طوالت کے ڈر سے چھوڑ دیا ہے۔"[36]

اقوال صحابہ و تابعین کی روشنی میں اہمیت

حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن عکیم سے مروی ہے کہ: امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا ابو بکر صدیق رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہ نے ہمیں خطبہ دیا اور حمد و صلاۃ کے بعد ارشاد فرمایا: میں تمہیں اللہ تعالیٰ سے ڈرنے کی وصیت کرتا ہوں اور تمہیں تاکید کرتا ہوں کہ اس کی حمد و ثنا اس طرح کرو جس طرح کرنے کا حق ہے۔ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں خوف اور امید کے ساتھ کثرت سے دعا کیا کرو کیونکہ اللہ تعالیٰ نے حضرت سیِّدُنا زکریا علیہ الصلوۃ والسلام کی اور ان کے گھر والوں کی تعریف کرتے ہوئے فرمایا

"اِنَّہُمْ كَانُوا يُسٰرِعُوْنَ فِي الْخَيْرٰتِ وَيَدْعُوْنَنَا رَغَبًا وَّرَهَبًا ۭ وَكَانُوا لَنَا خٰشِعِيْنَ "۔[37]

بے شک وہ بھلے کاموں میں جلدی کرتے تھے اور ہمیں پکارتے تھے امید اور خوف سے اور ہمارے حضور گڑگڑاتے ہیں۔[38]

حضرت سیِّدُنا یحییٰ بن ابی کثیر سے روایت ہے کہ: امیر المؤمنین حضرتِ سیِّدُنا عمرِ فاروق نے فرمایا: اگر کوئی مُنادِی آسمان سے ندا دے کہ "اے لوگو! تم سب جنت میں جاؤ گے سوائے ایک شخص کے "تو مجھے خوف ہے کہ وہ شخص کہیں میں نہ ہوں اور اگر کوئی مُنادِی ندا دے کہ "اے لوگو! تم سب جہنم میں جاؤ گے سوائے ایک شخص کے تو مجھے امید ہے کہ وہ شخص میں ہوں گا۔[39]

امام یحیی بن معاذ الرازی نے فرمایا:

ایمان تین (باتوں کے مجموعے کا نام) ہے: خوف، امید اور محبت، خوف کی وجہ سے انسان گناہوں کو چھوڑتا ہے اور جہنم سے نجات پاتا ہے۔ امید کی وجہ سے اطاعت کرتا ہے اور اس کے لیے جنت

واجب ہو جاتی ہے اور محبت کی وجہ سے ناپسندیدہ کاموں سے بچتا ہے اور رضائے الٰہی حاصل کر لیتا ہے۔[40]

امام ابن حجر فرماتے ہیں:

خوف کے ساتھ امید قابل تحسین ہے، اسی لیے دونوں میں سے کسی ایک کو بھی نظر انداز نہیں کرنا چاہیے، اگر خوف کو نظر انداز کیا جائے گا تو اللہ کے مکر سے بے خوف ہو جائے گا، اور اگر امید کو پس پشت ڈال دیا جائے گا تو مایوسی کا شکار ہو جائے گا، حالانکہ یہ دونوں شکلیں قابل مذمت ہیں اور امید سے مقصود یہ ہے کہ جس سے کوتاہی ہو وہ اللہ سے اچھا گمان رکھے اور اپنے گناہ کی مغفرت کی امید رکھے، اسی طرح جو اطاعت گزار ہو وہ اپنی نیکی قبول ہونے کی امید رکھے، لیکن جو امید کے سہارے توبہ کے بغیر گناہوں پر اڑا ہو تو ایسا شخص دھوکے میں ہے۔

اِمام القشيري رَحِمَہُ اللہ فرماتے ہیں:

کہا جاتا ہے کہ ایک دن حضرت عیسیٰ علیہ السلام نکلے۔ ان کے ساتھ بنی اسرائیل کا ایک نیک آدمی بھی تھا۔ ایک شخص جو مشہور بدکار تھا، ان کے پیچھے ہو لیا اور ان سے الگ ہو کر نہایت عاجزی سے بیٹھ گیا اور اللہ تعالیٰ سے اپنی مغفرت کی دعا مانگی۔ اس نیک آدمی نے بھی دعا مانگی اور کہا: خدایا! قیامت کے دن ان گنہگاروں کے ساتھ میرا حشر نہ ہو۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو وحی کی کہ میں نے ان دونوں کی دعا قبول کر لی۔ نیک کو تو میں نے ردّ کر دیا اور مجرم کو معاف کر دیا۔[41]

ليس الخائف الذي يبكي ويمسح عينيه، إنما الخائف من يترك ما يخاف أن يُعذَّب عليه۔[42]

خائف اسے نہیں کہتے جو رو رہا ہو اور اپنی آنکھیں پونچھتا اور صاف کرتا ہو بلکہ خائف تو اسے کہیں گے جو ہر اس چیز کو کہ جس پر اسے عذاب کا ڈر ہے، ترک کر دے۔

آیات ترغیب

اللہ کی قدرت کا بیان:

اَلَمْ نَجْعَلِ الْاَرْضَ مِهٰدًا۔ وَّ الْجِبَالَ اَوْتَادًا۔وَّ خَلَقْنٰكُمْ اَزْوَاجًا۔وَّ جَعَلْنَا نَوْمَكُمْ سُبَاتًا۔وَّ جَعَلْنَا الَّيْلَ لِبَاسًا۔وَّ جَعَلْنَا النَّهَارَ مَعَاشًا ۔[43]

کیا ہم نے زمین کو بچھونا نہ بنایا؟ اور پہاڑوں کو میخیں۔ اور ہم نے تمہیں جوڑے پیدا کیا۔ اور تمہاری نیند کو آرام کا ذریعہ بنایا۔ اور رات کو ڈھانپ دینے والی بنایا۔ اور دن کو روزی کمانے کا وقت بنایا۔ اور تمہارے اوپر سات مضبوط آسمان بنائے۔ اور ایک نہایت چمکتا چراغ (سورج) بنایا۔ اور بدلیوں سے زور دار پانی اُتارا۔ تا کہ اس کے ذریعے اناج اور سبزہ نکالیں۔ اور گھنے باغات۔

قیامت کا بیان:

"ذٰلِكَ الْيَوْمُ الْحَقُّ فَمَنْ شَآءَ اتَّخَذَ اِلٰى رَبِّهٖ مَاٰبًا"۔[44]

وہ سچا دن ہے اب جو چاہے اپنے رب کی طرف راہ بنا لے۔

جنت کا بیان:

اِنَّ لِلْمُتَّقِيْنَ مَفَازًا۔حَدَآئِقَ وَ اَعْنَابًا۔وَّ كَوَاعِبَ اَتْرَابًا۔ وَّ كَاْسًا دِهَاقًا۔ لَا يَسْمَعُوْنَ فِيْهَا لَغْوًا وَّلَا كِذّٰبًا۔ جَزَآءً مِّنْ رَّبِّكَ عَطَآءً حِسَابًا ۔[45]

بے شک ڈر والوں کو کامیابی کی جگہ ہے، باغ ہیں اور انگور، اور اٹھتے جوبن والیاں ایک عمر کی اور چھلکتا جام، جس میں نہ کوئی بیہودہ بات سنیں اور نہ جھٹلانا، صلہ تمہارے رب کی طرف سے نہایت کافی عطا، وہ جو رب ہے آسمانوں کا اور زمین کا اور جو کچھ ان کے درمیان ہے رحمٰن کہ اس سے بات کرنے کا اختیار نہ رکھیں گے۔

نصیحت کا بیان:

عَبَسَ وَ تَوَلّٰى۔ اَنْ جَآءَهُ الْاَعْمٰى۔وَ مَا يُدْرِيْكَ لَعَلَّهٗ يَزَّكّٰى۔ اَوْ يَذَّكَّرُ فَتَنْفَعَهُ الذِّكْرٰى اَمَّا مَنِ اسْتَغْنٰى۔فَاَنْتَ لَهٗ تَصَدّٰى ۔[46]

تیوری چڑھائی اور منہ پھیرا اس بات پر کہ ان کے پاس نابینا حاضر ہوا۔ اور تمہیں کیا معلوم شاید وہ پاکیزہ ہو جائے۔ یا نصیحت حاصل کرے تو نصیحت اسے فائدہ دے۔ بہر حال وہ شخص جو بے پروا بنا۔ تو تم اس کے پیچھے پڑتے ہو۔ اور تم پر اس بات کا کوئی الزام نہیں کہ وہ (کافر) پاکیزہ نہ ہو۔ اور رہا وہ جو تمہارے حضور دوڑتا ہوا آیا۔ اور وہ ڈر رہا ہے۔ تو تم اسے چھوڑ کر (دوسری طرف) مشغول ہوتے ہو۔ یوں نہیں یہ تو سمجھانا ہے تو جو چاہے اُسے یاد کرے ان صحیفوں میں کہ عزت والے ہیں بلندی والے پاکی والے ایسوں کے ہاتھ لکھے ہوئے جو کرم والے نیکی والے۔

فَاَمَّا الْيَتِيْمَ فَلَا تَقْهَرْ۔وَ اَمَّا السَّآئِلَ فَلَا تَنْهَرْ۔ وَ اَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّثْ۔[47]

تو یتیم پر دباؤ نہ ڈالو اور منگتا کو نہ جھڑکو۔ اور اپنے رب کی نعمت کا خوب چرچا کرو۔

فَاِنَّ مَعَ الْعُسْرِ يُسْرًا۔ اِنَّ مَعَ الْعُسْرِ يُسْرًا۔فَاِذَا فَرَغْتَ فَانْصَبْ ۔فَاِذَا فَرَغْتَ فَانْصَبْ۔[48]

تو بے شک دشواری کے ساتھ آسانی ہے۔ بے شک دشواری کے ساتھ اور آسانی ہے۔ تو جب تم نماز سے فارغ ہو تو دعا میں محنت کرو اور اپنے رب ہی کی طرف رغبت کرو۔

اِلَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ فَلَهُمْ اَجْرٌ غَيْرُ مَمْنُوْنٍ۔[49]

مگر جو ایمان لائے اور اچھے کام کیے کہ انہیں بے حد ثواب ہے۔

كَلَّاۤ اِنَّ الْاِنْسَانَ لَيَطْغٰۤى اَنْ رَّاٰهُ اسْتَغْنٰى اِنَّ اِلٰى رَبِّكَ الرُّجْعٰى اَرَءَيْتَ الَّذِىْ يَنْهٰى عَبْدًا اِذَا صَلّٰى اَرَءَيْتَ اِنْ كَانَ عَلَى الْهُدٰٓى ۔[50]

ہاں ہاں بے شک آدمی سرکشی کرتا ہے۔ اس پر کہ اپنے آپ کو غنی سمجھ لیا۔ بے شک تمہارے رب ہی کی طرف پھرنا ہے۔ بھلا دیکھو تو جو منع کرتا ہے۔ بندہ کو جب وہ نماز پڑھے بھلا دیکھو تو اگر وہ ہدایت پر ہوتا یا پرہیزگاری بتاتا تو کیا خوب تھا۔ بھلا دیکھو تو اگر جھٹلایا اور منہ پھیرا تو کیا حال ہوگا کیا نہ جانا کہ اللہ دیکھ رہا ہے۔ ہاں ہاں اگر باز نہ آیا تو ہم ضرور پیشانی کے بال پکڑ کر کھینچیں گے۔ کیسی پیشانی جھوٹی خطاکار اب پکارے اپنی مجلس کو ابھی ہم سپاہیوں کو بلاتے ہیں ہاں ہاں اس کی نہ سنو اور سجدہ کرو اور ہم سے قریب ہو جاؤ۔

وَ مَا تَفَرَّقَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ اِلَّا مِنْۢ بَعْدِ مَا جَآءَتْهُمُ الْبَيِّنَةُ۔ وَ مَاۤ اُمِرُوْۤا اِلَّا لِيَعْبُدُوا اللّٰهَ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ حُنَفَآءَ وَ يُقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَ يُؤْتُوا الزَّكٰوةَ وَ ذٰلِكَ دِيْنُ الْقَيِّمَةِ۔[51]

اور جن لوگوں کو کتاب دی گئی انہوں نے (آپس میں) تفرقہ نہ ڈالا مگر اس کے بعد کہ وہ روشن دلیل ان کے پاس آچکی تھی۔ اور ان لوگوں کو تو یہی حکم ہوا کہ اللہ کی عبادت کریں، اس کے لئے دین کو خالص کرتے ہوئے، ہر باطل سے جدا ہو کر اور نماز قائم کریں اور زکوٰۃ دیں اور یہ سیدھا دین ہے۔

وَ الْعَصْرِ اِنَّ الْاِنْسَانَ لَفِىْ خُسْرٍ۔ اِلَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَ تَوَاصَوْا بِالْحَقِّ وَ تَوَاصَوْا بِالصَّبْرِ۔[52]

زمانے کی قسم۔ بیشک آدمی ضرور خسارے میں ہے۔ مگر جو ایمان لائے اور انہوں نے اچھے کام کئے اور ایک دوسرے کو حق کی تاکید کی اور ایک دوسرے کو صبر کی وصیت کی۔

ابراروں کا بیان:

كَلَّاۤ اِنَّ كِتٰبَ الْاَبْرَارِ لَفِىْ عِلِّيِّيْنَ۔ وَ مَاۤ اَدْرٰىكَ مَا عِلِّيُّوْنَ ۔كِتٰبٌ مَّرْقُوْمٌ يَّشْهَدُهُ الْمُقَرَّبُوْنَ ۔اِنَّ الْاَبْرَارَ لَفِىْ نَعِيْمٍ ۔[53]

ہاں ہاں بے شک نیکوں کی لکھت سب سے اونچے محل عِلّیّین میں ہے، اور تو کیا جانے علیین کیسی ہے۔ وہ لکھت ایک مُہر کیا نَوِشتہ (تحریر نامہ) ہے کہ مقرّب جس کی زیارت کرتے ہیں۔ بے شک نکوکار ضرور چین میں ہیں تختوں پر دیکھتے ہیں تو اُن کے چہروں میں چین کی تازگی پہچانے نتھری (خالص وپاک) شراب پلائے جائیں گے۔ جو مُہر کی ہوئی رکھی ہے اس کی مُہر مشک پر ہے اور اسی پر چاہیے کہ للچائیں للچانے والے اور اس کی ملونی (ملاوٹ) تسنیم سے ہے وہ چشمہ جس سے مُقرَّبان بارگاہ پیتے ہیں۔

فَاَمَّا مَنْ اُوْتِىَ كِتٰبَهٗ بِيَمِيْنِهٖ ۔فَسَوْفَ يُحَاسَبُ حِسَابًا يَّسِيْرًا۔ وَّ يَنْقَلِبُ اِلٰۤى اَهْلِهٖ مَسْرُوْرًا۔[54]

تو وہ جو اپنا نامہ اعمال دہنے ہاتھ میں دیا جائے۔اس سے عنقریب سہل حساب لیا جائے گا۔اور اپنے گھر والوں کی طرف شاد شاد پلٹے گا۔

اِلَّا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَهُمْ اَجْرٌ غَیْرُ مَمْنُوْنٍ۔[55]

مگر جو ایمان لائے اور اچھے کام کیے ان کے لیے وہ ثواب ہے جو کبھی ختم نہ ہو گا۔

تذکیر آلاء اللہ کا بیان:

وَ الضُّحٰى۔ وَ الَّیْلِ اِذَا سَجٰى۔ مَا وَدَّعَكَ رَبُّكَ وَ مَا قَلٰى ۔وَ لَلْاٰخِرَةُ خَیْرٌ لَّكَ مِنَ الْاُوْلٰى۔ وَ لَسَوْفَ یُعْطِیْكَ رَبُّكَ فَتَرْضٰى ۔[56]

چاشت کی قسم ،اور رات کی جب پردہ ڈالے۔ کہ تمہیں تمہارے رب نے نہ چھوڑا اور نہ مکروہ جانا۔اور بے شک پچھلی تمہارے لیے پہلی سے بہتر ہے ۔اور بے شک قریب ہے کہ تمہارا رب تمہیں اتنا دے گا کہ تم راضی ہو جاؤ گے۔ کیا اس نے تمہیں یتیم نہ پایا پھر جگہ دی اور تمہیں اپنی محبّت میں خود رفتہ پایا تو اپنی طرف راہ دی۔اور تمہیں حاجت مند پایا پھر غنی کر دیا۔

اَ لَمْ نَشْرَحْ لَكَ صَدْرَكَ۔ وَ وَضَعْنَا عَنْكَ وِزْرَكَ ۔الَّذِیْۤ اَنْقَضَ ظَهْرَكَ۔ وَ رَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ ۔[57]

کیا ہم نے تمہارے لیے سینہ کشادہ نہ کیا اور تم پر سے تمہارا وہ بوجھ اتار لیا جس نے تمہاری پیٹھ توڑی تھی اور ہم نے تمہارے لیے تمہارا ذکر بلند کر دیا۔

وَالتِّیْنِ وَالزَّیْتُوْنِ وَطُوْرِسِیْنِیْنَ وَهٰذَاالْبَلَدِالْاَمِیْنِ لَقَدْخَلَقْنَاالْاِنْسَانَ فِیْۤ اَحْسَنِ تَقْوِیْمٍ۔[58]

انجیر کی قسم اور زیتون اور طور سینا اور اس امان والے شہر کی۔ بے شک ہم نے آدمی کو اچھی صورت پر بنایا۔

اِنَّاۤ اَنْزَلْنٰهُ فِیْ لَیْلَةِ الْقَدْرِ وَ مَاۤ اَدْرٰكَ مَا لَیْلَةُ الْقَدْرِ لَیْلَةُ الْقَدْرِ خَیْرٌ مِّنْ اَلْفِ شَهْرٍ ۔[59]

بے شک ہم نے اسے شب قدر میں اتارا۔اور تم نے کیا جانا کہ کیا شب قدر ہے۔شب قدر ہزار مہینوں سے بہتر اس میں فرشتے اور جبریل اترتے ہیں۔ اپنے رب کے حکم سے ہر کام کے لیے ،وہ سلامتی ہے صبح چمکنے تک۔

اِنَّاۤ اَعْطَیْنٰكَ الْكَوْثَرَ۔ فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَ انْحَرْ۔اِنَّ شَانِئَكَ هُوَ الْاَبْتَرُ۔[60]

اے محبوب بے شک ہم نے تمہیں بے شمار خوبیاں عطا فرمائیں تو تم اپنے رب کے لیے نماز پڑھو اور قربانی کرو بے شک جو تمہارا دشمن ہے وہی ہر خیر سے محروم ہے۔

آیات ترہیب

آخرت کا بیان:

عَمَّ يَتَسَاءَلُونَ عَنِ النَّبَإِ الْعَظِيمِ ٱلَّذِى هُم فِيهِ مُختَلِفُونَ كَلَّا سَيَعْلَمُونَ ثُمَّ كَلَّا سَيَعلَّمُونَ۔[61]

لوگ آپس میں کس چیز کے بارے میں سوال کر رہے ہیں؟ بڑی خبر کے متعلق۔ جس میں انہیں اختلاف ہے۔

اِنَّ يَوْمَ الْفَصْلِ كَانَ مِيْقَاتًا يَّوْمَ يُنْفَخُ فِي الصُّوْرِ فَتَاْتُوْنَ اَفْوَاجًا وَّ فُتِحَتِ السَّمَآءُ فَكَانَتْ اَبْوَابًا وَّ سُيِّرَتِ الْجِبَالُ فَكَانَتْ سَرَابًا۔[62]

بے شک فیصلے کا دن ٹھہرا ہوا وقت ہے۔ جس دن صور پھونکا جائے گا تو تم چلے آؤ گے فوجوں کی فوجیں، اور آسمان کھولا جائے گا کہ دروازے ہو جائے گا، اور پہاڑ چلائے جائیں گے کہ ہو جائیں گے جیسے چمکتا ریتا دور سے پانی کا دھوکا دیتا۔

يَوْمَ يَقُوْمُ الرُّوْحُ وَ الْمَلٰٓئِكَةُ صَفًّا لَّا يَتَكَلَّمُوْنَ اِلَّا مَنْ اَذِنَ لَهُ الرَّحْمٰنُ وَ قَالَ صَوَابًا ذٰلِكَ الْيَوْمُ الْحَقُّ۔[63]

جس دن جبریل کھڑا ہو گا اور سب فرشتے صفیں بنائے کوئی نہ بول سکے گا مگر جسے رحمٰن نے اِذن دیا، اور اس نے ٹھیک بات کہی وہ سچا دن ہے اب جو چاہے اپنے رب کی طرف راہ بنالے، ہم تمہیں ایک عذاب سے ڈراتے ہیں کہ نزدیک آگیا جس دن آدمی دیکھے گا جو کچھ اس کے ہاتھوں نے آگے بھیجا اور کافر کہے گا ہائے میں کسی طرح خاک ہو جاتا۔

وَ النّٰزِعٰتِ غَرْقًا وَّ النّٰشِطٰتِ نَشْطًا وَّ السّٰبِحٰتِ سَبْحًا فَالسّٰبِقٰتِ سَبْقًا فَالْمُدَبِّرٰتِ اَمْرًا يَوْمَ تَرْجُفُ الرَّاجِفَةُ تَتْبَعُهَا الرَّادِفَةُ ۔[64]

قسم ان کی کہ سختی سے جان کھینچیں اور نرمی سے بند کھولیں اور آسانی سے پیریں پھر آگے بڑھ کر جلد پہنچیں پھر کام کی تدبیر کریں کہ کافروں پر ضرور عذاب ہو گا جس دن تھر تھرائے گی تھر تھرانے والی اُس کے پیچھے آئے گی پیچھے آنے والی کتنے دل اس دن دھڑکتے ہوں گے آنکھ اوپر نہ اٹھا سکیں گے کافر کہتے ہیں کیا ہم پھر الٹے پاؤں پلٹیں گے کیا جب گلی ہڈیاں ہو جائیں گے بولے یوں تو یہ پلٹنا تو نِرا نقصان ہے تو وہ نہیں مگر ایک جھڑ کی جھبی وہ کھلے میدان میں آپڑے ہوں گے۔

فَاِذَا جَآءَتِ الطَّآمَّةُ الْكُبْرٰى يَوْمَ يَتَذَكَّرُ الْاِنْسَانُ مَا سَعٰى وَ بُرِّزَتِ الْجَحِيْمُ لِمَنْ يَّرٰى[65]

پھر جب آئے گی وہ عام مصیبت سب سے بڑی اس دن آدمی یاد کرے گا جو کوشش کی تھی اور جہنم ہر دیکھنے والے پر ظاہر کی جائے گی۔

فَاِذَا جَآءَتِ الصَّآخَّةُ يَوْمَ يَفِرُّ الْمَرْءُ مِنْ اَخِيْهِ وَ اُمِّهٖ وَ اَبِيْهِ وَ صَاحِبَتِهٖ وَ بَنِيْه لِكُلِّ امْرِئٍ مِّنْهُمْ يَوْمَئِذٍ شَاْنٌ يُّغْنِيْهِ وُجُوْهٌ يَّوْمَئِذٍ مُّسْفِرَةٌ[66]

پھر جب آئے گی وہ کان پھاڑنے والی چنگھاڑ اس دن آدمی بھاگے گا اپنے بھائی اور ماں اور باپ اور بیوی اور بیٹوں سے ان میں سے ہر ایک کو اس دن ایک فکر ہے کہ وہی اسے بس ہے کتنے منہ اس دن روشن ہوں گے ہنستے خوشیاں مناتے اور کتنے مونھوں پر اس دن گرد پڑی ہوگی ان پر سیاہی چڑھ رہی ہے یہ وہی ہیں کافر بدکار۔

قیامت کا بیان:

اِذَا الشَّمْسُ كُوِّرَتْ وَ اِذَا النُّجُوْمُ انْكَدَرَتْ وَ اِذَا الْجِبَالُ سُيِّرَتْ وَ اِذَا الْعِشَارُ عُطِّلَتْ وَ اِذَا الْوُحُوْشُ حُشِرَتْ۔[67]

جب سورج کو لپیٹ دیا جائے گا۔ اور جب تارے جھڑ پڑیں گے۔ اور جب پہاڑ چلائے جائیں گے۔ اور جب دس ماہ کی حاملہ اونٹنیاں چھوٹی پھریں گی۔ اور جب وحشی جانور جمع کئے جائیں گے۔ اور جب سمندر سلگائے جائیں گے۔ اور جب جانوں کو جوڑا جائے گا۔

اِذَا السَّمَآءُ انْفَطَرَتْ وَ اِذَا الْكَوَاكِبُ انْتَثَرَتْ وَ اِذَا الْبِحَارُ فُجِّرَتْ۔[68]

جب آسمان پھٹ جائے گا۔ اور جب ستارے جھڑ پڑیں گے۔ اور جب سمندر بہا دیے جائیں گے۔

اِذَا السَّمَآءُ انْشَقَّتْ وَ اَذِنَتْ لِرَبِّهَا وَ حُقَّتْ وَ اِذَا الْاَرْضُ مُدَّتْ وَ اَلْقَتْ مَا فِيْهَا وَ تَخَلَّتْ وَ اَذِنَتْ لِرَبِّهَا وَ حُقَّتْ۔[69]

جب آسمان پھٹ جائے گا۔ اور وہ اپنے رب کا حکم سنے گا اور اسے یہی لائق ہے۔ اور جب زمین کو دراز کر دیا جائے گا۔ اور جو کچھ اس میں ہے زمین اسے (باہر) ڈال دے گی اور خالی ہو جائے گی۔ اور وہ اپنے رب کا حکم سنے گی اور اسے یہی لائق ہے۔

كَلَّا اِذَا دُكَّتِ الْاَرْضُ دَكًّا دَكًّا وَّ جَآءَ رَبُّكَ وَ الْمَلَكُ صَفًّا صَفًّا وَ جِايْٓءَ يَوْمَئِذٍ بِجَهَنَّمَ يَوْمَئِذٍ يَّتَذَكَّرُ الْاِنْسَانُ وَ اَنّٰى لَهُ الذِّكْرٰى۔[70]

ہاں ہاں جب زمین ٹکرا کر پاش پاش کر دی جائے اور تمہارے رب کا حکم آئے اور فرشتے قطار قطار اور اس دن جہنم لائی جائے اس دن آدمی سوچے گا اور اب اسے سوچنے کا وقت کہاں۔

اِذَا زُلْزِلَتِ الْاَرْضُ زِلْزَالَهَا وَ اَخْرَجَتِ الْاَرْضُ اَثْقَالَهَا وَ قَالَ الْاِنْسَانُ مَا لَها۔[71]

جب زمین تھر تھرا دی جائے جیسا اس کا تھر تھرانا ٹھہرا ہے۔ اور زمین اپنے بوجھ باہر پھینک دے گی۔ اور آدمی کہے گا: اسے کیا ہوا؟۔

اَلْقَارِعَةُ مَا الْقَارِعَةُ وَ مَا اَدْرٰكَ مَا الْقَارِعَةُ يَوْمَ يَكُوْنُ النَّاسُ كَالْفَرَاشِ الْمَبْثُوْثِ وَ تَكُوْنُ الْجِبَالُ كَالْعِهْنِ الْمَنْفُوْشِ۔[72]

وہ دل دہلا دینے والی۔ وہ دل دہلا دینے والی کیا ہے ؟ اور تجھے کیا معلوم کہ وہ دل دہلا دینے والی کیا ہے ؟ جس دن آدمی ہوں گے جیسے پھیلے پتنگے۔ اور پہاڑ رنگ برنگی دھنکی ہوئی اون کی طرح ہو جائیں گے۔

جہنم کا بیان:

اِنَّ جَهَنَّمَ كَانَتْ مِرْصَادًا لِّلطَّاغِيْنَ مَاٰبًا لّٰبِثِيْنَ فِيْهَا اَحْقَابًا لَا يَذُوْقُوْنَ فِيْهَا بَرْدًا وَّ لَا شَرَابًا اِلَّا حَمِيْمًا وَّ غَسَّاقًا ۔[73]

بیشک جہنم تاک میں ہے۔ سرکشوں کا ٹھکانا۔ اس میں قرنوں رہیں گے۔ اس میں کسی طرح کی ٹھنڈک کا مزہ نہ پائیں گے اور نہ کچھ پینے کو۔ مگر کھولتا پانی اور دوزخیوں کا جلتا پیپ۔ جیسے کو تیسا بدلہ ۔ بیشک انہیں حساب کا خوف نہ تھا۔ اور ہماری آیتیں حد بھر جھٹلائیں۔ اور ہم نے ہر چیز لکھ کر شمار کر رکھی ہے۔ اب چکھو کہ ہم تمہیں نہ بڑھائیں گے مگر عذاب۔

وَ اِنَّ الْفُجَّارَ لَفِیْ جَحِيْمٍ يَّصْلَوْنَهَا يَوْمَ الدِّيْنِ وَ مَا هُمْ عَنْهَا بِغَآئِبِيْنَ۔[74]

اور بیشک بدکار ضرور دوزخ میں ہیں۔ انصاف کے دن اس میں جائیں گے۔ اور اس سے کہیں چھپ نہ سکیں گے۔

كَلَّا لَيُنْۢبَذَنَّ فِی الْحُطَمَةِ وَ مَا اَدْرٰكَ مَا الْحُطَمَةُ نَارُ اللّٰهِ الْمُوْقَدَةُ الَّتِیْ تَطَّلِعُ عَلَى الْاَفْـِٕدَةِ اِنَّهَا عَلَيْهِمْ مُّؤْصَدَةٌ فِیْ عَمَدٍ مُّمَدَّدَةٍ[75]

ہر گز نہیں ضرور وہ روندنے والی میں پھینکا جائے گا۔ اور تو نے کیا جانا روندنے والی کیا۔ اللہ کی آگ جو بھڑک رہی ہے۔ وہ جو دلوں پر چڑھ جائے گی۔ بیشک وہ ان پر لمبے لمبے ستونوں میں بند کر دی جائے گی۔

عبرت کا بیان:

هَلْ اَتٰكَ حَدِيْثُ مُوْسٰى اِذْ نَادٰهُ رَبُّهٗ بِالْوَادِ الْمُقَدَّسِ طُوًى اِذْهَبْ اِلٰى فِرْعَوْنَ اِنَّهٗ طَغٰى فَقُلْ هَلْ لَّكَ اِلٰۤى اَنْ تَزَكّٰى ۔[76]

کیا تمہیں موسیٰ کی خبر آئی۔ جب اسے اس کے رب نے پاک جنگل طویٰ میں ندا فرمائی۔ کہ فرعون کے پاس جا اس نے سر اُٹھایا۔ اس سے کہہ کیا تجھے رغبت اس طرف ہے کہ ستھرا ہو۔ اور تجھے تیرے رب کی طرف راہ بتاؤں کہ تو ڈرے۔ پھر موسیٰ نے اسے بہت بڑی نشانی دکھائی۔ اس پر اس نے جھٹلایا اور نافرمانی کی۔ پھر پیٹھ دی اپنی کوشش میں لگا۔ تو لوگوں کو جمع کیا پھر پکارا۔ پھر بولا میں

تمہارا سب سے اونچا رب ہوں۔ تو اللہ نے اسے دنیا و آخرت دونوں کے عذاب میں پکڑا۔ بیشک اس میں سیکھ ملتا ہے اُسے جو ڈرے۔

قُتِلَ اَصْحٰبُ الْاُخْدُوْدِالنَّارِ ذَاتِ الْوَقُوْدِ اِذْ هُمْ عَلَيْهَا قُعُوْدٌ وَّ هُمْ عَلٰى مَا يَفْعَلُوْنَ بِالْمُؤْمِنِيْنَ شُهُوْدٌ۔[77]

کھائی والوں پر لعنت ہو۔ بھڑکتی آگ والے۔ جب وہ اس کے کناروں پر بیٹھے ہوئے تھے۔ اور وہ خود اس پر گواہ ہیں جو وہ مسلمانوں کے ساتھ کر رہے تھے۔ اور انھیں مسلمانوں کا کیا بُرا لگا یہی نہ کہ وہ ایمان لائے اللہ عزت والے سب خوبیوں سراہے پر۔ کہ اسی کے لیے آسمانوں اور زمین کی سلطنت ہے اور اللہ ہر چیز پر گواہ ہے۔

اِنَّ بَطْشَ رَبِّکَ لَشَدِیْدٌ۔ بے شک تیرے رب کی پکڑ بہت سخت ہے۔[78]

وَ يَتَجَنَّبُهَا الْاَشْقَى الَّذِیْ يَصْلَى النَّارَ الْكُبْرٰىۚ ثُمَّ لَا يَمُوْتُ فِيْهَا وَ لَا يَحْيٰى[79]

اور اس سے وہ بڑا بدبخت دور رہے گا۔ جو سب سے بڑی آگ میں جائے گا۔ پھر نہ اس میں مرے اور نہ جئے۔

اِلَّا مَنْ تَوَلّٰى وَ كَفَرَفَيُعَذِّبُهُ اللّٰهُ الْعَذَابَ الْاَكْبَرَاِنَّ اِلَيْنَا اِيَابَهُمْ ثُمَّ اِنَّ عَلَيْنَا حِسَابَهُمْ[80]

ہاں جس نے منہ پھیرا اور کفر کیا تو اسے اللہ بہت بڑا عذاب دے گا بیشک ہماری ہی طرف ان کا لوٹنا ہے۔ پھر بیشک ہم پر ہی ان کا حساب (لینا) ہے

اَلَمْ تَرَ كَيْفَ فَعَلَ رَبُّكَ بِعَادٍاِرَمَ ذَاتِ الْعِمَادِ الَّتِیْ لَمْ يُخْلَقْ مِثْلُهَا فِی الْبِلَادِ الَّذِيْنَ طَغَوْا فِی الْبِلَادِ فَاَكْثَرُوْا فِيْهَا الْفَسَادَ[81]

جنہوں نے شہروں میں سرکشی کی۔ پھر ان میں بہت فساد پھیلایا۔ تو ان پر تمہارے رب نے عذاب کا کوڑا برسایا۔ بیشک تمہارا رب یقیناً دیکھ رہا ہے۔ تو بہرحال آدمی کو جب اس کا رب آزمائے کہ اس کو عزت اور نعمت دے تو اس وقت وہ کہتا ہے کہ میرے رب نے مجھے عزت دی۔ اور بہرحال جب (اللہ) بندے کو آزمائے اور اس کا رزق اس پر تنگ کر دے تو کہتا ہے کہ میرے رب نے مجھے ذلیل کر دیا۔ ہر گز نہیں بلکہ تم یتیم کی عزت نہیں کرتے۔ اور تم ایک دوسرے کو مسکین کے کھلانے کی ترغیب نہیں دیتے۔ اور میراث کا سارا مال جمع کر کے کھا جاتے ہو۔ اور مال سے بہت زیادہ محبت رکھتے ہو۔

فجاروں کا بیان:

وَيْلٌ لِّلْمُطَفِّفِيْنَ الَّذِيْنَ اِذَا اكْتَالُوْا عَلَى النَّاسِ يَسْتَوْفُوْنَ وَ اِذَا كَالُوْهُمْ اَوْ وَّ زَنُوْهُمْ يُخْسِرُوْنَ اَلَا يَظُنُّ اُولٰٓئِكَ اَنَّهُمْ مَّبْعُوْثُوْنَ ۔[82]

کم تولنے والوں کے لئے خرابی ہے۔وہ لوگ کہ جب دوسرے لوگوں سے ناپ لیں توپوراوصول کریں۔اورجب انہیں ناپ یاتول کردیں توکم کردیں۔کیایہ لوگ یقین نہیں رکھتے کہ انہیں(دوبارہ زندہ کرکے)اٹھایاجائے گا۔ایک عظمت والے دن کے لیے۔جس دن سب لوگ رَبُّ العالمین کے حضور کھڑے ہوں گے۔بے شک کافروں کی لکھت سب سے نیچی جگہ سجین میں ہے اورتو کیاجانے سجین کیسی ہے وہ لکھت ایک مُہر کیانَوشتہ ہے اس دن جھٹلانے والوں کی خرابی ہے جو انصاف کے دن کو جھٹلاتے ہیں اور اسے نہ جھٹلائے گا مگر ہر سرکش گنہگار جب اس پر ہماری آیتیں پڑھی جائیں کہے اگلوں کی کہانیاں ہیں۔ہاں ہاں بے شک وہ اس دن اپنے رب کے دیدار سے محروم ہیں۔پھر بے شک انہیں جہنم میں داخل ہونا۔پھر کہاجائے گا یہ ہے وہ جسے تم جھٹلاتے تھے۔

اِنَّ الَّذِيْنَ اَجْرَمُوْا كَانُوْا مِنَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا يَضْحَكُوْنَ وَ اِذَا مَرُّوْا بِهِمْ يَتَغَامَزُوْنَ وَ اِذَا انْقَلَبُوْا اِلٰى اَهْلِهِمُ انْقَلَبُوْا فَكِهِيْنَ ۔[83]

بے شک مجرم لوگ ایمان والوں سے ہنسا کرتے تھے اور جب وہ ان پر گزرتے تو یہ آپس میں ان پر آنکھوں سے اشارے کرتے اور جب اپنے گھر پلٹتے خوشیاں کرتے پلٹتے اور جب مسلمانوں کو دیکھتے کہتے بے شک یہ لوگ بہکے ہوئے ہیں اور یہ کچھ ان پر نگہبان بناکر نہ بھیجے گئے تو آج ایمان والے کافروں سے ہنستے ہیں تختوں پر بیٹھے دیکھتے ہیں کیوں کچھ بدلہ ملا کافروں کو اپنے کئے کا۔

وُجُوْهٌ يَّوْمَئِذٍ خَاشِعَةٌ عَامِلَةٌ نَّاصِبَةٌ تَصْلٰى نَارًا حَامِيَةً تُسْقٰى مِنْ عَيْنٍ اٰنِيَةٍ لَيْسَ لَهُمْ طَعَامٌ اِلَّا مِنْ ضَرِيْعٍ لَّا يُسْمِنُ وَ لَا يُغْنِىْ مِنْ جُوْعٍ[84]

کتنے ہی منہ اس دن ذلیل ہوں گے۔کام کریں مشقت جھیلیں۔جائیں بھڑکتی آگ میں۔نہایت جلتے چشمہ کا پانی پلائے جائیں۔ان کے لیے کچھ کھانا نہیں مگر آگ کے کانٹے۔کہ نہ فربَہی لائیں اور نہ بھوک میں کام دیں۔

وَ اَمَّا مَنْۢ بَخِلَ وَ اسْتَغْنٰى وَ كَذَّبَ بِالْحُسْنٰى فَسَنُيَسِّرُهٗ لِلْعُسْرٰى وَ مَا يُغْنِىْ عَنْهُ مَالُهٗۤ اِذَا تَرَدّٰى اِنَّ عَلَيْنَا لَلْهُدٰى وَ اِنَّ لَنَا لَلْاٰخِرَةَ وَ الْاُوْلٰى[85]

اور وہ جس نے بخل کیااور بے پرواہ بنا۔اور سب سے اچھی کو جھٹلایا۔توبہت جلد ہم اسے دشواری مہیا کردیں گے۔اور اس کامال اُسے کام نہ آئے گاجب ہلاکت میں پڑے گا۔بیشک ہدایت فرمانا ہمارے ذمہ ہے۔اور بیشک آخرت اور دنیادونوں کے ہمیں مالک ہیں۔

ثُمَّ رَدَدْنٰهُ اَسْفَلَ سٰفِلِیْنَ پھر اسے ہر نیچی سے نیچی سی حالت کی طرف پھیر دیا۔[86]

خلاصہ بحث

اللہ تعالیٰ نے انسان کو دو راستے بتائے، ان میں سے ایک راستہ نیکی کا دوسرا گناہ کا۔ اب انسان کی مرضی ہے کہ وہ کس طرف جاتا ہے۔ ان دو راستوں کے لیے خوف اور امید کا پہلو سامنے پیش کیا تاکہ انسان خوف کو سامنے رکھ کر برائی سے بچتا رہے اور امید کا پہلو مدنظر رکھ کر نیکی کی طرف رغبت رکھے۔ ترغیب وترہیب انسان کی روحانی زندگی کو بچانے کی کامیاب ترین تدبیر ہے جس سے دل نور ایمان سے منور ہو جاتا ہے اور زندگی اعمال صالحہ کی تابانی سے روشن ہو جاتی ہے۔ اگر قرآن مجید کا بغور مطالعہ کیا جائے تو قرآن مجید میں کثرت کے ساتھ ترغیب وترہیب بیان کی گئی ہے۔ قرآن میں نیک اعمال پر انعامات اور اجر کا ذکر کیا ہے۔ اور برائی پر سزا اور سخت وعید بیان کی گئی ہے۔ ہر مسلمان کے ایمان کی سلامتی اور حفاظت اور آخرت کی راستگاری کے لیے ترغیب وترہیب یعنی رجاء وخوف اتنے ہی ضروری ہیں کہ جتنے کسی پرندے کے لیے دو صحیح وسالم پروں کا ہونا از بس ضروری ہے جب تک دونوں پر برابر قائم ہیں پرواز صحیح رہتی ہے۔ اگر کسی میں نقص پیدا ہو جائے تو پرواز درست نہیں رہتی۔ اگر دونوں پر کھو جائیں تو پرندہ جلد جان ہار جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں پر حجت تمام کر دی اور ان کا ہر عذر ختم کر دیا کہ وہ یہ نہیں کہہ سکیں گے کہ انہیں خبر دار کرنے اور صحیح راستہ بتانے کا کوئی اہتمام نہیں کیا گیا ۔ چنانچہ انکی طرف رسول بھیجے گئے۔ جنھوں نے ان لوگوں کو خبر دار کرنے کے لیے ہر انداز اختیار کیا۔ انہیں ترغیب بھی دی اور ترہیب بھی کی۔ قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ نے نیک بندے کا مقام ومرتبہ اور نیکی کے کاموں کی رغبت دلائی ہے کہ اگر نیک کام کروگے تو تمہیں اللہ تعالی کی رضا کے مقام جنت سے نوازا جائے گا۔

This work is licensed under a Creative Commons Attribution 4.0 International License.

حوالہ جات (References)

[1] ۔الاًصفھانی، حسین بن محمد المعروف بالراغب، المفردات فی غریب القرآن، (دمشق بیروت، دار القلم، الدار الشامیۃ)، ص358

2۔القرآن، التوبہ، (9)59

3۔ڈاکٹر عبد الرشید، اہمیت ترغیب وترہیب، معارف اسلامی، جلد 17، شمارہ جولائی تا دسمبر، 2018

4۔ڈاکٹر عبد الکریم زیدان، اصول الدعوۃ، (طبعہ تاسعہ، موسستہ الرسالۃ 2001) ص 437

5۔النحلاوی علامہ عبد الرحمان، اصول التربیہ الاسلامیہ، (طبعہ الخامسۃ والعشرون دار الفکر بیروت، 2007) ص 230

6۔الباجی، علامہ ابو الولید، المنتقی شرح المئوطا، (طبعہ اولیٰ مطبعۃ السعادۃ مصر 1332) جلد 3، ص 159

7۔ اصبھانی امام الحافظ ابو القاسم، الترغیب والترہیب، (طبعۃ اولیٰ دار الحدیث قاہرہ) جلد 1، ص6
8۔ ڈاکٹر عبد الکریم زیدان، اصول الدعوۃ، (طبعہ تاسعہ، موسسۃ الرسالۃ 2001) ص، 437
9۔ النخلاوی علامہ عبد الرحمان، اصول التربیہ الاسلامیہ، (طبعہ الخامسۃ والعشرون دار الفکر بیروت، 2007 ص 231
10۔ القرآن، بقرہ، (2)40
11۔ القرآن، بقرہ، (7)116
12۔ القرآن، قصص (28)32
13۔ القرآن، انفال (8)60
14۔ القرآن، حشر (59)13
15۔ القرآن، مائدہ (5)82
16۔ القرآن، بقرہ (2)218
17۔ القرآن، بنی اسرائیل (17)57
18۔ القرآن، السجدہ (32)16
19۔ القرآن، الزمر (39)9
20۔ القرآن، حجر (15)49
21۔ القرآن، حجر (15)50
22۔ القرآن، قیامہ (75)22،23
23۔ القرآن، قیامہ (75)24،25
24۔ القرآن، عبس (80)37،38
25۔ القرآن، عبس (80)40
26۔ القرآن، مریم (19)17
27۔ القرآن، حم السجدہ (79)، 40، 41
28۔ القرآن، النمل (27)11
29۔ القرآن، النساء (4)165
30۔ القرآن، الانعام (6)130
31۔ القرآن، السجدہ، (32)23
32۔ القرآن، البقرہ، (2)129
33۔ بخاری، محمد بن اسماعیل (256ھ) صحیح بخاری، دار طوق النجاۃ، 1422ھ ج8 ص:99
34۔ قشیری، مسلم بن حجاج، صحیح مسلم (کتب خانہ رشیدیہ دہلی) جلد دوم، کتاب التوبہ، ص357 حدیث 7755
35۔ بخاری، محمد اسماعیل بخاریؒ، (صحیح بخاری) کتاب الانبیاء، باب ام حسبت ان اصحاب الکھف والرقیم، جلد 3، رقم 1283

36۔ابن کثیر، عماد الدین اسماعیل بن عمر، جامع المسانید والسنن، (مکتبۃ المکرمہ 2009)ح 6583

37۔القرآن، (انبیاء)90

[38] ۔ اصفہانی، اِمام ابو نُعَیم، حلیۃ الاولیاء وطبقات الاصفیاء (مکتبۃ المدینہ کراچی) جلد 1 ص 94

[39] ۔ اصفہانی، اِمام ابو نُعَیم، حلیۃ الاولیاء وطبقات الاصفیاء (مکتبۃ المدینہ کراچی) جلد 1 ص 53

40۔ بیہقی، ابو کر احمد بن حسین بن علی، شعب الإیمان، (دار الکتب العلمیہ بیروت) الثاني عشر: الرجاء من اللہ تعالی:1002

41۔ ایضا 294

42۔ ایضا 294

43۔القرآن، نبا(78)6 تا 16

44۔القرآن، نبا(78)39

45۔ ایضاً، نبا(78)3 تا 37

46۔ ایضاً، عبس(80)1 تا 16

47۔ ایضا، الضحیٰ(93)9 تا 11

48۔ ایضاً، الم نشرح(94)5 تا 8

49۔ ایضاً، تین(95)6

50۔القرآن، علق(96)6 تا 19

51۔ ایضاً، البینہ(98)1 تا 5

52۔ ایضاً، عصر(103)1 تا 3

53۔ ایضاً، مطففین(83)18 تا 30

54۔ ایضاً، انشقاق(84)7 تا 9

55۔ ایضاً، انشقاق(84)25

56۔ ایضاً، الضحیٰ(93)1 تا 8

57۔ ایضاً، الم نشرح(94)1 تا 4

58۔القرآن، تین(95)1 تا 4

59۔ ایضاً، قدر(97)1 تا 5

60۔ ایضاً، الکوثر(108)1 تا 3

61۔القرآن، النباء(78)، 1 تا 5

62۔ ایضاً،۔۔۔۔۔۔17 تا 20

63۔ ایضاً۔۔۔۔۔۔38 تا 40

64۔القرآن،نازعات(79)،1تا14

65۔ایضاً۔۔۔۔۔۔۔۔34تا36

66۔ایضاً،عبس(80)،33تا42

67۔القرآن،تکویر(81)،1تا7

68۔ایضا،انفطار(82)،1تا3

69۔ایضا،انشقاقؔ(84)،1تا5

70۔ایضاً،فجر(89)،21تا23

71۔ایضاً،زلزال(99)،1تا3

72۔القرآن،القارعہ(101)،1تا4

73۔ایضاً،نبا(78)،21تا30

74۔ایضاً،انفطار(82)،،14تا16

75۔ایضاً،ھمزہ(104)،4تا9

76۔القرآن،نازعات(79)،15تا26

77۔ایضاً،بروج(85)،،4تا9

78۔ایضاً،بروج(85)۔۔12

79۔ایضاً،اعلیٰ(87)،11تا13

80۔ایضا،غاشیہ(88)،23تا26

81۔القرآن،فجر(89)،6تا20

82۔ایضاً،مطففین(83)،1تا17

83۔القرآن۔۔۔۔،29تا36

84۔القرآن،الغاشیہ(88)،،2تا7

85،ایضاً،اللیل(92)،8تا13

86۔ایضاً،التین(95)،5